بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ — ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ — قیمت ۳۵ پیسے

۶۷/۳۲ | ۲۷ رمضان ۱۳۹۸ھ ۔ ۲ تبوک ۱۳۵۷ہش ۔ ۲ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۰۱

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

روزہ دار کو ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت ہوتی ہے اور دوسری جب خدا کی ملاقات نصیب ہو

جو فعل خدا تعالیٰ کی خاطر کیا جائے یہ ناممکن ہے کہ اس کا اجر نہ ملے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ (البقرہ ۱۸۵)

ترجمہ:۔ ان لوگوں پر جو اس کی (یعنی فدیۂ رمضان کی) طاقت رکھتے ہوں ایک مسکین کا کھانا دینا (بطور فدیۂ رمضان کے) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اُس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں نماز بھی پڑھی۔ روزے بھی رکھے صدقہ وخیرات بھی دیا۔ مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے کئے ہوتے ہیں اگر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر نہ دے۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ شکوک وشبہات میں رہتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی پتہ نہیں لگتا ... خدا تعالیٰ کے افعال کو دیکھو کہ اس نے کس کس قسم کی گھڑیاں بنا رکھی ہیں اور کیسے کیسے اس کے عجائباتِ قدرت ہیں ایک طرف تو اس کی ہستی کے عقلی دلائل ہیں دوسری طرف نشانات ہیں وہ انسان کو منوا دیتے ہیں کہ ایک عظیم الشان قدرتوں والا خدا موجود ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ۲۲۹)

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی دینی اور جماعتی مصروفیات

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۳۱ اگست۔ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل لندن میں قیام فرما ہیں اور وہاں اہم دینی اور جماعتی امور کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت اور مصروفیات کے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں ۲۹ اگست کا مرسلہ کیبل گرام موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

"لندن ۲۹ اگست۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

۲۶ اور ۲۷ اگست کی صبح کو حضور ایدہ اللہ نے احمدی احباب اور احمدی خاندانوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بخشا۔

۲۸ اور ۲۹ اگست کو حضور دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمانے اور جماعتی اور دفتری امور سر انجام دینے میں کئی گھنٹے مصروف رہے۔

(مرزا انس احمد)"

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اپنی خاص تائید ونصرت فرمائے اور حضور بخیریت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ واپس تشریف لائیں آمین

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو تا حال بلڈ پریشر بڑھ جانے کی تکلیف ہے۔ شدید سر درد بھی ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میری والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ منیر
فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ...

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ
۲ تبوک ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا میں ہو کر نئی زندگی حاصل کرنے کا انمول موقع!

رمضان کا بابرکت مہینہ اصلاحِ نفس اور تعلق باللہ کے لحاظ سے فوزِ عظیم کا ضامن ایک ایسا راستہ کھولتا ہے کہ اس پر گامزن ہونے والا ایک مومن رضاءِ الٰہی کی منزل پر بآسانی جا پہنچتا ہے۔ اس راستہ پر گامزن ہو کر ہر مومن کو یکے بعد دیگرے تین منزلیں طے کرنا ہوتی ہیں یہ تین منزلیں رمضان کے تین عشرے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان تینوں عشروں کو غیر معمولی برکتوں اور سعادتوں سے بھرپور و معمور بنایا ہے۔ یہ برکتیں اور سعادتیں ایک عشرہ کے بعد دوسرے عشرہ میں بتدریج بڑھتی اور وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ آخری عشرہ میں اپنے انتہائی عروج کو جا پہنچتی ہیں۔ ان برکتوں اور سعادتوں سے پورے طور پر وہی مومن سرفراز ہوتے ہیں جو شروع ہی سے ان سے بہرہ ور ہونے کی فکر رکھتے اور پہلے دو عشروں میں سے گزر کر تیسرے عشرہ میں جا داخل ہوتے ہیں اور پھر انتہائی عروج کو پہنچی ہوئی برکتوں سے مالا مال ہونے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ جہاں تک رمضان کے تینوں عشروں کی برکات اور ان میں بتدریج پیدا ہونے والی وسعت کا تعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:- یعنی یہ رمضان کا مہینہ ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ اس کی ابتداء (یعنی پہلے عشرہ) میں رحمت، درمیان (یعنی دوسرے عشرہ) میں مغفرت اور آخر (یعنی تیسرے عشرہ) میں آگ سے نجات ہے۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے تینوں عشروں کی بتدریج وسعت پذیر برکتوں کو اختصار لیکن کمال جامعیت کے ساتھ بیان فرما دیا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ رمضان کا پہلا عشرہ خدائے رحمٰن و رحیم کی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کو اپنے دامن میں لئے جب شروع ہوتا ہے تو وہ دعوتِ عام کے رنگ میں ہر مومن کے لئے ایک پیغام لے کر آتا ہے اور وہ پیغام یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنی کمرِ ہمت کس لیں اور خدائی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بننے کے لئے پورے عزم کے ساتھ جہادِ اکبر کے میدان میں اُتر آئیں۔ جب ایک مومن خدا کی خاطر بھوکا اور پیاسا رہ کر اور جائز ضرورتوں اور حلال چیزوں سے بھی کنارہ کش ہو کر رمضان کی مخصوص عبادات بجا لاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو خدائی افضال و انعامات کا مستحق بنا لیتا ہے۔ اس کے بعد جب وہ اس پختہ عزم کے ساتھ دوسرے عشرہ میں داخل ہوتا ہے کہ وہ اصلاحِ نفس کی جدوجہد کو جاری رکھے گا اور فی الواقعہ اسے وہ پوری مستعدی سے جاری رکھتا ہے تو بلاشبہ وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس بات کا اہل بن جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دے۔ اس کے بعد جب وہ اپنی ہستی پر ایک انقلاب وارد کرتے ہوئے تیسرے اور آخری عشرہ میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت گویا نیکی اور تقویٰ و طہارت اور اعمالِ حسنہ کی فصل پکنے کے قریب جا پہنچتی ہے۔ اس موقع پر اس کا اولین فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ خفیف سے خفیف سستی اور غفلت سے بھی بچتے ہوئے اس پکنے اور تیار ہونے والی فصل کو ضائع ہونے سے بچائے اور پوری چوکسی اور مستعدی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے آپ کو اس بات کا مستحق ثابت کرے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی محنت کا پھل پائے اور اس طرح حصولِ مغفرت کے بعد دنیا و آخرت میں آگ سے نجات پا کر جنت کا وارث ٹھہرے۔

رمضان کے بابرکت ایام میں رحمت، مغفرت اور حصولِ جنت کے تینوں مرحلے ایک دوسرے کے ساتھ ملحق ہوتے ہیں اور مومن کو بتدریج مقصدِ حیات سے قریب تر کر کے بالآخر اسے فائز المرام کرنے کا وسیلہ ٹھہرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہر اگلا مرحلہ اپنے سے پہلے مرحلہ سے زیادہ اہم اور زیادہ بابرکت ہوتا ہے اور بالخصوص تیسرے اور آخری مرحلہ کو تو اپنی غیر معمولی برکت کی وجہ سے ازحد اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ یہ مرحلہ انتہائی بابرکت بھی ہوتا ہے اور ساتھ کے ساتھ انتہائی نازک بھی کیونکہ اگر انسان اس میں تزکیۂ نفس کے مجاہدہ کو پوری مستعدی کے ساتھ جاری رکھے تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور اگر ذرا سی بھی غفلت دکھائے تو اس کی سابقہ (یعنی پہلے دو مرحلوں کی) محنت بھی ضائع جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ اسی لئے رمضان کے آخری عشرہ کو اپنی عظیم الشان برکات کے لحاظ سے بے انتہا اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

پھر رمضان کے آخری عشرہ کی بے انداز اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتے ہی عبادات اور ذکرِ الٰہی میں شغف و انہماک کو اس اوجِ کمال تک پہنچا دیتے تھے کہ گویا ایک بہت بڑی مہم درپیش ہے جسے سر کئے بغیر آپ ہرگز دم نہ لیں گے۔ ذکرِ الٰہی میں آپ کے اس شغف و انہماک اور غیر معمولی جدوجہد اور سرگرمی کے متعلق حدیث میں آتا ہے:-

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ (بخاری باب فضل لیلۃ القدر)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کو (اور بھی زیادہ) کس لیتے تھے اور اپنی رات کو (اپنی مخصوص عبادات کے ذریعہ) غیر معمولی زندگی سے معمور کر دیتے تھے حتیٰ کہ اپنے اہل و عیال کو بھی رات کی خاص عبادت کے لئے جگاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طریقِ عمل سے ظاہر ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ بے انتہا اہمیت اور کمال درجہ عظیم برکات کا حامل ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ اس میں وہ مبارک رات بھی آتی ہے جس کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے کہ اے مخاطب! تو کیا جانے کہ یہ رات کتنی برکات اور کتنے فضائل کی حامل ہے۔ یہ رات تو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں خدا کے فرشتے خدا کے اِذن سے اُس پاک کلام کے ساتھ ہر ضروری امر کو لے کر زمین پر اُترتے ہیں اور پھر غروبِ آفتاب سے لے کر طلوعِ فجر تک سلام و رحمت کا مسلسل نزول ہوتا رہتا ہے۔

عظیم الشان برکتوں والی اِس رات کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے ماتحت مخفی رکھا ہے۔ فی الجملہ وہ حکمت یہی ہے کہ مسلمان غفلت کا شکار ہو کر کسی ایک رات پر تکیہ نہ کر بیٹھیں اور کم از کم چند راتیں تو اس کی تلاش میں گزار کر اپنے آپ کو اس کی عظیم الشان برکتوں کا اہل بنانے کی کوشش کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق اتنی صراحت فرمائی ہے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا:-

تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ (بخاری)

یعنی اے مسلمانو! رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی رات میں لیلۃ القدر کو تلاش کر کے اس کی برکات سے فائدہ اٹھایا کرو۔

پس آخری عشرہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ اس میں خدا کے فرشتے خدا کے اذن سے اس کے پاک کلام کے ساتھ ہر ضروری امر کو لے کر زمین پر اُترتے ہیں اور پھر غروبِ آفتاب سے لیکر طلوعِ فجر تک سلام و رحمت کا مسلسل نزول ہوتا رہتا ہے۔ اس رات کو دعاؤں کی قبولیت سے ایک خاص نسبت ہوتی ہے جو اس کی فضیلت اور اس کے علاوہ خود آخری عشرۂ رمضان کی فضیلت پر دال ہے۔ سو جب ابتدائی دو عشرے مخصوص عبادات اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کے بعد دلوں میں ایک خاص روحانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور دل عشقِ الٰہی کی گرمی سے گداز ہو کر ایک خاص قسم کے کیف و سرور سے بھر جاتے ہیں تو پھر آخری عشرۂ رمضان میں ایک مومن ایسی بابرکت رات کی تلاش میں کوشاں ہو کر اپنے مجاہدہ کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا اور اس کی یہ غیر معمولی جدوجہد ہی اسے حقیقی فلاح سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتی ہے۔

اس غیر معمولی مجاہدہ میں سے ایک اعتکاف کی عبادت بھی ہے جو حسبِ توفیق و استطاعت آخری عشرہ میں بجا لائی جاتی ہے۔ اس میں ایک مومن (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ رمضان کی چار خصوصیات

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ بلادِ عربیہ و افریقہ غربیہ

ہمارا سال ہمارے خدا کی قدرت سے بارہ مہینوں پر تقسیم ہے اور ہر ایک ماہ، بلکہ سال کا ہر ایک دن نئی خصوصیت رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کے عجائبات ہر روز اس کی سنت كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کے مطابق ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

ماہِ رمضان میں بھی بعض خصوصیات ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمام ان لوگوں پر جو اس پر اور اس کے پیغمبرؐ پر ایمان رکھتے ہیں، ماہِ رمضان میں روزے رکھنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے:۔

"فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ"

کہ جو شخص تم میں سے اس ماہ میں زندہ ہو۔ وہ اس کے روزے رکھے بشرطیکہ وہ مسافر یا بیمار نہ ہو۔ بیماری اور سفر کی وجہ سے جو روزے اس ماہ میں نہ رکھے جاسکیں انہیں سال کے دوسرے دنوں میں روزے رکھ کر ایک ماہ (۳۰ یا ۲۹ دن) کی گنتی پوری کی جائے۔

پہلی خصوصیت

ماہ رمضان کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن شریف کا نزول ہوا جیسا کہ فرمایا:۔

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ"

اور قرآن شریف خدا تعالیٰ کی وہ عظیم الشان کتاب ہے جس کے متعلق فرمایا:۔

"تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا"

کہ بہت ہی برکت والی ہے وہ ذات (خدا تعالیٰ) جس نے قرآن کریم کو اپنے اس بندہ (حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمایا ہے تا وہ اس کے ذریعہ ساری دنیا ساری اقوام اور سب ملکوں اور سب جہانوں کے لئے نذیر بن جائے۔

اور یہی وہ کتاب ہے جس کے متعلق فرمایا:۔

"مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ"

کہ اس کتاب میں ہم نے تمام ضروری علوم اور مسائل جن کی بنی نوع انسان کو ضرورت تھی جمع کر دیئے ہیں اور کسی قسم کا قصور یا کمی اس کتاب میں نہیں۔

نیز فرمایا:۔

"اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا"

کہ میں نے آج اپنا مذہب تمہارے لئے کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے یعنی کوئی ایسی نعمت نہیں جو اس سے باہر رہ گئی ہو اور تمہارے لئے اسلام کو بطور مذہب پسند فرمایا ہے۔

پھر فرمایا:۔

"الٓمّٓ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ"

کہ یہ کتاب ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہے اور مومنوں کے لئے کامل ہدایت ہے۔

پھر فرمایا:۔

"يَتْلُوا صُحُفًا مُطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ"

کہ یہ رسولؐ تمہیں وہ کتاب پڑھ کر سناتا ہے جو ہر قسم کی ملونی، تبدیلی و تحریف اور آلائشوں سے پاک ہے اور اس میں وہ تمام احکام درج ہیں جو کبھی تبدیل نہ ہوں گے۔

اور اعلان فرمایا:۔

"قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا"

کہ اگر تمام انس و جن جمع ہو جائیں اور وہ اس بات کا پختہ ارادہ اور عزم کر لیں کہ وہ اس قرآن جیسی کوئی کتاب بنا لائیں تو وہ ہرگز ہرگز اس بات پر قادر نہ ہو سکیں گے۔ خواہ وہ اکیلے اکیلے ایسی کوشش کریں یا سب مل کر یہ کوشش کریں وہ اپنی ان تمام کوششوں میں ناکام و نامراد رہیں گے۔

اور گزشتہ چودہ سو سال کی دینی تاریخ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ قرآن شریف کے تمام مخالف، قرآن شریف جیسی کتاب بنا لانے سے قاصر رہے اور آئندہ بھی تا قیامت قاصر رہیں گے۔

پس جس مہینہ میں ایسی زبردست عظیم الشان کامل و مکمل کتاب کا نزول ہوا۔ ضروری تھا کہ اس کی مستقل یاد باقی رکھی جاتی اور جو مجاہدات عظیمہ اس کتاب کے آسمان سے نازل ہونے کا موجب ہوئے ان کی یاد بھی باقی رکھی جاتی اور وہ مجاہدات یہی تھے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کہ بخاری شریف میں مذکور ہے۔ دنیا سے الگ تھلگ ہو کر مجاہداتِ روحانیہ میں اپنے کئی کئی دن اور راتیں بسر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ نورِ آسمان سے نازل ہوا جس کا نام قرآن اور فرقان رکھا گیا۔ اور ماہِ رمضان کی وہ رات جس میں نزولِ قرآن ہوا اس کا نام لیلۃ القدر (عظیم المرتبت رات) رکھا گیا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ...... لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ"

اور اس ماہ کی یاد میں تمام مومنوں کو بھی اس فضل عظیم کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ماہِ رمضان کے روزوں کا حکم دیا گیا۔ تا وہ بھی اس ماہ کی برکات سے۔ اپنے مجاہدات روحانیہ۔ بھوک، پیاس اور دعاؤں اور انقطاع عن الدنیا کی وجہ سے فیض یاب ہو سکیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق۔ تیس چالیس دن کا مجاہدہ اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر ایک پہاڑ پر کیا تھا اور آپ پر اس عرصہ میں تورات کے چند احکام ہوئے تھے اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حرا پہاڑ کی غار میں یہی مجاہدات بجا لاتے تھے اور آپؐ پر قرآن شریف کا نزول ہوا اور آپؐ کی امت کے ہر فرد پر بھی ہر سال اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب میں حاضری کے لئے ایک ماہ کے روزے فرض کر دیئے تا وہ بھی اپنے نفسوں کو آسمانی روشنی سے منور کر سکیں اور خدا تعالیٰ کی قدرت کی نئی نئی تجلیات کا مشاہدہ کر سکیں۔

دوسری خصوصیت

رمضان کے مہینہ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں (یوم الفرقان) واقعہ ہوا۔ یعنی جنگ بدر ہوئی جس کی تفصیل سورۃ انفال وغیرہ میں موجود ہے۔

یہ جنگ دنیا کی تاریخ میں ایک بے مثال واقعہ ہے۔ ایک طرف مکہ معظمہ کے بڑے بڑے سرداران قریش اور جنگجو بہادر و مسلح عرب قوم تھی۔ جس نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ پر ایمان لانے والے کمزور بے بس مردوں عورتوں اور بچوں کو (جن کی تعداد چند سو سے زیادہ نہ تھی) مکہ مکرمہ سے نکل جانے اور وطن سے بے وطن ہو جانے اور ہجرت کر کے حبشہ (افریقہ) یا مدینہ میں چلے جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ جن کے پاس کوئی مال نہ تھا، کوئی دولت نہ تھی، کوئی ظاہری علم نہ تھا، کوئی زبردست قوم یا حکومت ان کی پشت پر نہ تھی۔ صرف خدا تعالیٰ پر ہی ان کا ایمان تھا اور وہ یہ یقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا متکفل ہو گا جس کی خاطر انہوں نے اپنی عزت، گھروں اور مال و متاع اور عزیزوں پیاروں کو خیرباد کہا ہے۔

ایک طرف یہ ۳۱۳ درویش تھے جن کے پاس لڑائی کا کوئی خاص سامان بھی موجود نہ تھا اور دوسری طرف مکہ کے صنادید قریش اور ایک ہزار مسلح عرب تھے جو مکہ مکرمہ سے مدینہ پر چڑھائی کر کے آ رہے تھے کہ آج ان سرپھروں کو ختم کر دینا ہے۔

جب یہ لڑائی ماہِ رمضان میں بدر کے مقام پر ہوئی تو ان ۳۱۳ درویشوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مدد سے ان سب کافروں کی جڑ کاٹ کر رکھ دی اور وہی پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) جو اکیلا اپنے ایک جان نثار ساتھی کے ہمراہ ہو کر اندھیری رات کی تاریکی میں اپنے گھر سے ہجرت کر کے نکلا تھا۔ آٹھ سال کے اندر فاتح مکہ بن گیا اور پھر رفتہ رفتہ ساری دنیا کا بادشاہ بنا اور ساری دنیا میں لَا إِكْرَاهَ فِي

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الدِّیْنِ (دین کے معاملہ میں کسی پر جبر نہیں) کا اعلان کردیا اور اسلام اپنے دلائل و براہین و برکات سے ساری دنیا پر غالب آگیا۔

پس یوم الفرقان کا یہ نام اور جنگِ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ۳۱۳ درویشوں کے ساتھ فتح پانا یہ ایک عظیم الشان نشان ہے جو رمضان کے خاص نشانات میں سے ہے اور اس کی برکات میں سے ایک عظیم الشان برکت ہے جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا اور یاد رکھا جانا چاہیئے۔

تیسری خصوصیت

تیسری خصوصیت ماہِ رمضان میں یہ ہے کہ مسلمان اس مہینہ میں دن کے وقت بھی ذکرِ الٰہی و عبادات سے غافل نہیں ہوتے اور اس کی راتوں میں بھی غفلت کی نیند نہیں سوتے بلکہ عموماً اس کی راتیں بھی معمور رہتی ہیں اور ذکرِ الٰہی تراویح کی صورت میں رات کے پہلے حصہ میں اور تہجد کی صورت میں رات کے آخری حصہ میں اور سحری کی صورت میں صبح صادق ہو جانے تک جاری رہتا ہے اس لئے کوئی خاص واقعہ رات کو ہو یا دن کو مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ یہی وہ حکمت ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان کو آخری زمانہ میں اپنے دو خاص نشان دکھلانے کے لئے خاص کیا اور وہ دو نشان یہ ہیں جن کے متعلق ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ان لمھدینا اٰیتین
لم تکونا منذ خلق
السمٰوٰت والارض
ینکسف القمر لاوّل لیلۃ
من رمضان وتنکسف
الشمس فی النصف
منہ" (دار قطنی)

کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جو آخری زمانہ میں آئیگا (یعنی بشارات کے مطابق پیدا ہوگا) وہ ایسے نشانات ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اس وقت سے اب تک کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ اوّل یہ کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اس کی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں۔ دوسرے یہ کہ سورج کا گرہن اس کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو۔

اور یہ دونوں نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کی موجودگی میں ماہِ رمضان سنہ ۱۳۱۱ھ میں (آج سے ۸۴ سال قبل) ظاہر ہوئے۔ تا مسلمان دن کے وقت ظاہر ہونے والے نشان سورج گرہن سے بھی بے خبر نہ ہوں اور رات کے وقت ظاہر ہونے والے نشان چاند گرہن سے بھی بے خبر نہ رہیں اور آپ کے مہدی کو شناخت کرلیں اور اس کے دامن سے وابستہ ہو جائیں اور اسلام کا وہ دوسرا غلبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مہدی کے ذریعہ مقدر ہے اس میں وہ اس کے معاون و مددگار ثابت ہوں۔

چوتھی خصوصیت

چوتھی خصوصیت ماہِ رمضان میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہر ایک بندہ براہ راست بھی اپنے خدا تعالیٰ سے فیض حاصل کرے اور اس کی عنایات کو اپنی ذات پر بھی وارد ہوتا دیکھے اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان کے روزوں کے ذکر میں اعلان فرمایا:

"وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ
عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ
اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا
لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ
لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ"

کہ جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں تو ان کو یہ بتلا دے کہ میں ان کے قریب ہوں اور میرے ان کے قریب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جب وہ مجھ سے کوئی دعا مانگیں گے تو میں ان کا جواب دوں گا۔ پس انہیں چاہیئے کہ وہ میری اس بات کو یاد رکھیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت و رشد پا جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس اعلان کے ذریعہ اپنے بندوں کو یہ عام دعوت دیدی کہ تم مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔

پس ہماری کیا ہی خوش نصیبی ہے کہ ہمارا خدا ہمیں ماہِ رمضان میں خاص دعائیں کرنے کی دعوت دیتا ہے اور ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمانے کا اعلان فرماتا ہے۔

پس ماہِ رمضان صرف بھوکے اور پیاسے رہنے کا ہی نام نہیں بلکہ اپنے خدا سے اپنی مرادیں حاصل کرنے کا بھی مہینہ ہے ؎

"اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما"

والحمد للہ الذی ھدانا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔

رمضان کا آخری عشرہ اور اس کی برکات

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کراچی

رمضان کا مہینہ ویسے تو سارے کا سارا ہی رحمتِ خداوندی اور آسمانی برکات و فیوض کے نزول کا مہینہ ہے جس میں ہر مرد مومن اپنے اپنے ظرف کے مطابق خدائی انوار و برکات سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرتا ہے۔

مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس مقدس مہینہ کے آخری عشرہ کو خاص اہمیت حاصل ہے اور اسی اہمیت اور خصوصیت کی بناء پر آپ کا یہ معمول تھا کہ اس عشرہ میں داخل ہوتے ہی عبادت اور ذکر الٰہی کا خاص اہتمام فرماتے چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

کہ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ (بخاری)

کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو اپنی کمر ہمت کس لیتے اور عبادت درجہ مستعد ہو جاتے اور رات کو زندہ کر دیتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی بیدار کرتے۔

یعنی یہی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف خود ساری ساری رات عبادت میں گزارتے بلکہ اس یاد الٰہی میں اپنے گھر کے باقی افراد کو بھی شامل فرما لیتے اور انہیں بھی رات کو بیدار رکھ کر عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کی تاکید فرماتے۔

اس حدیث سے آخری عشرہ کی اہمیت اور برکت خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سب سے بڑی برکت اس عشرہ کی یہ ہے کہ اس کو دعا کی قبولیت سے گہرا تعلق ہے خدا تعالیٰ آسمان سے نیچے اتر آتا ہے اور اپنے ان بندوں کو جو اسکی اطاعت اور کامل تابعداری کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ کر اس کے آستانے پر گرتے ہیں انہیں اپنی قرب کا مژدہ جانفزا سناتا ہے ان پر روحانی انوار کی بارش نازل فرماتا ہے اور ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخش کر انہیں اپنی عنایات خاص، مغفرت اور عفو و کرم کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے ان کے لئے اپنی جنتوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور دوزخ کے عذاب سے نجات کے سامان انہیں میسر فرماتا ہے

اس حقیقت کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خطبہ میں اشارہ فرمایا گیا ہے جو حضرت سلمان فارسی سے مروی ہے کہ

وھو شھر اولہ
رحمۃ و اوسطہ
مغفرۃ و آخرہ عتق
من النار (مشکوٰۃ)

کہ رمضان کا اوّل عشرہ رحمت ہے اور درمیانہ عشرہ مغفرت ہے اور آخری عشرہ دوزخ کی آگ سے رہائی کا پیغام لاتا ہے۔

اس عشرہ کی پھر یہ بھی خصوصیت ہے کہ اس میں ایک ایسی رات یعنی لیلۃ القدر آتی ہے جس میں انسان کو قبولیت دعا کی گھڑی نصیب ہوتی ہے قرآن کریم نے اس رات کو ہزار مہینوں سے بڑھ کر خیر و برکت کی رات قرار دیا ہے۔ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تحرّوا لیلۃ القدر
فی الوتر من العشر
الاواخر من رمضان
(بخاری)

کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ پھر اس رات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

من قام لیلۃ القدر
ایمانًا و احتسابًا
غفرلہ ما تقدم من
ذنبہ (بخاری)

جس شخص نے ایمان اور (اللہ تعالیٰ کے سامنے) جواب دہی کے احساس کے ساتھ لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی میں گزاری اس کے سارے سابقہ گناہ معاف کئے گئے

حضرت عائشہؓ نے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ اگر لیلۃ القدر انہیں میسر آجائے تو کونسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا مانگی جائے تو آپؐ نے فرمایا کہو:
قولی۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(ترمذی)

تم یوں دعا کرو۔ اے خدا! تو بہت معاف کرنے والا ہے اور تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر دے۔

چونکہ اس عشرہ کو لیلۃ القدر کی تلاش اور دعاؤں کی قبولیت سے خاص تعلق ہے لہذا اس کی عبادات میں سے ایک عبادت اعتکاف بھی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضؓ کی روایت ہے کہ:-

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ تعالیٰ۔

(بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور آپؐ کا وفات تک یہی معمول رہا۔

چنانچہ ارشادِ خداوندی اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں جو بندگانِ خدا اس آخری عشرہ میں تمام دنیاوی تعلقات سے منقطع ہو کر روزہ کی حالت میں مسجد میں دن رات خدا تعالیٰ کے آستانہ پر پڑے رہتے ہیں اور یکسوئی کے ساتھ ہمہ وقت عبادت، ذکرِ الٰہی، دعا و استغفار اور تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتے ہیں، بڑی آہ و زاری اور اضطراب کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کے طلبگار ہوتے ہیں انہیں لقاءِ الٰہی اور روحانی مشاہدات کی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔

پس رمضان کا آخری عشرہ دینی برکات اور روحانی فیوض و انوار کے نزول کے لحاظ سے ماہِ رمضان کا ایک نہایت ہی اہم حصہ ہے لہذا اس عشرہ کے نورانی اوقات کو ذکرِ الٰہی، عبادت اور تبتّل الی اللہ میں گزارنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے ان دنوں میں کرنی چاہیئے تا کہ خدا تعالیٰ اس مقدس کتاب کے فیوض اور روحانی تاثیرات سے ہمیں وافر حصہ عطا فرمائے۔

رمضان چونکہ انسان کے اندر ہمدردی، خیر خواہی اور مواسات کا احساس بھی پیدا کرنے کے لئے آتا ہے لہذا ان ایام میں کثرت سے صدقہ و خیرات اور انفاق فی سبیل اللہ کر کے ضرورت مندوں اور محتاجوں کی طرف دستِ تعاون بڑھانا چاہیئے۔ جیسے کہ ہمارے پیارے رسول محمد مصطفیٰ فخرِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا تا کہ عید کی خوشی میں وہ بھی باقی مسلمان بھائیوں کی طرح برابر کے شریک ہو سکیں۔

خدا تعالیٰ ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان بابرکت ایام سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہو سکیں اور اس روحانی موسم کی بہاروں سے صحیح رنگ میں لطف اندوز ہونے کی ہمیں توفیق دے ؎

دفاتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چِٹ نمبر ضرور لکھیئے۔ (مینجر)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

دنیوی علائق سے منہ موڑ کر کامل انقطاع اور تبتّل الی اللہ کی کیفیت اپنے اوپر وارد کرتا ہے اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر دکھانے کے عزم کا اظہار کرتا ہے کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی میری نمازیں اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ انقطاع الی اللہ کی یہ کیفیت خود اپنی ذات میں بہت عظیم الشان نعمت ہے جس کی اگر صحیح رنگ میں قدر کی جائے اور اس سے حقیقی رنگ میں فائدہ اٹھانے کی سعی کی جائے تو انسان کی ہر رات لیلۃ القدر بن سکتی ہے اور وہ مقصدِ حیات میں کامیاب ہو کر حقیقی فوز و فلاح کا وارث بن سکتا ہے۔ یہ عظیم الشان برکت بھی رمضان کے آخری عشرہ کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

الغرض جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے رمضان کا آخری عشرہ خدا تعالیٰ میں ہو کر نئی زندگی حاصل کرنے کا ایک انمول موقع ہر مومن کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھا کر وہ فیضانِ الٰہی سے اپنی جھولیاں بھر سکتا ہے ؎

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۵۶

میں مریم بی بی زوجہ میاں غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دار النصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ مریم بی بی زوجہ میاں غلام محمد صاحب دار النصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ مبشر احمد وصیت ۲۱۰۵۸ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد۔ سید بشیر احمد وصیت ۴۲۵۴

مسل نمبر ۲۳۷۵۷

میں نصرت جہاں بنت محمد نذیر صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن منگوڑیل ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۳/۶/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۱۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ نصرت جہاں بنت محمد نذیر صاحب منگوڑیل P.O صابووالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ خالد مسعود ایم۔ اے برادر موصیہ۔ وصیت ۲۰۳۷۶

گواہ شد۔ محمد نذیر ولد نصیر الدین صاحب ساکن منگوڑیل ضلع سرگودھا۔ وصیت ۶۳۳۶

پتہ درکار ہے

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ غلام علی صاحب سکنہ منصور آباد ضلع فیصل آباد وصیت ۱۶۹۷۱ کا پتہ درکار ہے۔ اگر کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

ھُوَ الشَّافِی
نرخنامہ اکسیر رانی کھیت
AKSEER RANI KHET.
چار مرغیوں کا علاج -/۲ روپے فی ٹیوب درجن -/۱۸ فی گرس -/۲۰۱/۶۰ - بونس علاوہ
رانی کھیت روک
RANI KHET ROKE.
۳۰ مرغیوں کیلئے ۲ ماہ کا تحفظ -/۳ روپے فی ٹیوب درجن -/۲۷ فی گرس -/۳۰۲/۴۰ - بونس علاوہ
مکمل نرخنامہ ادویات کیور ہومیو سسٹم مفت
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا وِرد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

اِن کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اِس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

یہ خبر نہایت افسوس سے سُنی جائے گی کہ عزیزم محمد صالح صاحب ابن محترم سیٹھ فاضل الدین صاحب ساکن حیدر آباد دکن (سابق سیلز منیجر شاہنواز لمیٹڈ لاہور) ۱۷ اگست کی شام کو عین افطار کے وقت اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحوم ضعفِ قلب کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ سات سال قبل انہیں پہلی مرتبہ چٹاگانگ (بنگلہ دیش) میں دل کا سخت دورہ پڑا تھا مگر وہ اس سے صحتیاب ہو کر پاکستان چلے آئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۴۸ سال تھی۔

مرحوم حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے نواسے اور پیدائشی احمدی تھے۔ موصی تھے اور اسلام اور احمدیت کے شیدائی، صالح اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن تھے۔ نہایت خلیق، خوش طبع اور مہمان نواز تھے۔ اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ نماز جنازہ ۱۸ اگست کو بعد نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی اور بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات جنت النعیم میں بلند کرے اور جملہ لواحقین کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(شیخ محمود الحسن۔ لاہور چھاؤنی)

درخواستِ دعا

خاکسار عرصہ سے بعارضہ قلب علیل چلا آ رہا ہے۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اچھے نور علی خاں محصّل حلقہ سول لائن لاہور)

عمر اور مال میں حصولِ برکت کا طریق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ مَیں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ مَیں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمان داری پر مُہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔"

(اشتہار مندرجہ تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۵، ۵۶)

امراء کرام و صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال اور دیگر متعلقہ عہدیداران اپنی خدمات کو انتہاء تک پہنچا کر اور خدمتِ دین کے نادر مواقع سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب بھائیوں اور بہنوں کو بڑھ چڑھ کر خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی عمروں اور مالوں میں خارقِ عادت برکت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۲۹ جولائی ۱۹۷۸ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا جس کا نام عدنان رکھا گیا ہے۔ نومولود الحاج محمد ابراہیم صاحب خلیل مرحوم سابق مبلغ مغربی افریقہ کا پوتا اور مکرم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ کا نواسہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسلام و احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(محمد زکریا ورک نائب مدیر احمدیہ گزٹ کینیڈا)

سنہری موقع

دار الصدر۔ دار الرحمت و دار البرکات میں دس دس مرلہ اور ایک ایک کنال و دو کنال کے بہترین محلِ وقوع میں واقع پلاٹ اور مکان۔

فوری رابطہ کے لئے فون نمبر ۵۳۵

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر

انصار مارکیٹ ربوہ

ضرورت سیلز مین

مجھے اپنی دکان کے لئے ایک تجربہ کار محنتی اور دیانت دار سیلز مین کی ضرورت ہے۔ ربوہ کے خواہشمند نوجوان خاکسار کو دکان پر صبح ۸ بجے سے ۹ بجے صبح تک مل سکتے ہیں۔ تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔

خواجہ عبد المومن

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

فون ۵۱۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴